احسان الٰہی ظہیر

مرزائی دھوکہ باز

مدیر "الفرقان" ربوہ کے نام ــــــ!

ہم نے ترجمان الحدیث کے نومبر اور جنوری کے شماروں میں مرزائیت کا جو پوسٹ مارٹم کیا تھا پورے دار الکفر ربوہ میں اس سے کہرام بپا ہے، مرزائی منافقوں کی جماعت لاہور نے اس معاملہ میں دخل درمعقولات دے کر خواہ مخواہ مرزا غلام احمد کی رسوائی اور جگ ہنسائی کا سامان فراہم کیا اور اب تین ماہ سے لمبی تانے پڑے ہیں اور ہنوز مدیر "ترجمان" کے جواب کی جرأت نہیں ہوئی اور نہ ہی اس کے ذکر کردہ کسی حوالہ کی تغلیط کی ہمت پڑی ہے اور نہ ہی پڑسکتی ہے۔ ان شاء اللہ۔ وگرنہ اِدھر تو فیصلہ ہے کہ غلام قادیانی کی امت کا آخری لمحات تک تعاقب کرنا ہے اور رسالت مآب کے بابِ ختم نبوت کی زندگی کے آخری سانسوں تک چوکیداری کرنی ہے اور بنابریں ارشادِ ربانی لبوں پر ہے:۔

وَإِنْ تَعُودُوا نَعُدْ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا وَلَوْ كَثُرَتْ وَأَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ (سورہ انفال آیت ۱۹)

اگر تم باز نہ آئے اور دوبارہ مقابلہ کے لیے نکلے تو ہم بھی نکلیں گے اور تمہارا گروہ اپنی کثرت کے باوجود تمہارے کچھ کام نہ آسکے گا اور اللہ مومنوں کے ساتھ ہے

بہرحال "پیغام صلح" تو تب سے خاموش ہے لیکن "الفرقان" ربوہ نے اپنے قارئین کو فریب دینے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ فروری، مارچ کے شمارہ میں "ترجمان الحدیث" کے نومبر اور جنوری کے شماروں میں اٹھائے گئے سوالات اور اعتراضات کو چھوا تک

نہیں گیا اور مرزا غلام احمد کے بارہ میں اس کی اپنی ذکر کردہ عبارتوں میں جس میں اس نے خود اپنے انگریز کے پروردہ اور انگریز کے غلام ہونے پر فخر و مباہات کیا ہے ایسی تاویل کی ہے جو شاید مرزا غلام احمد کو بھی نہ سوجھی ہوگی اور پھر قصداً اس بات سے گریز کیا گیا اور ان حوالہ جات سے اعراض کیا گیا ہے جس میں انگریز کے لیے اپنی اور اپنی جماعت کی خدمات کا ذکر ہے اور ان خدمات کو ڈھانپنے کے لیے دیگر اسلامی فرقوں کے علماء اور اکابرین کے ایسے حوالے پیش کیے گئے ہیں جن میں انگریز کے کسی اصلاحی کارنامے پر یا مخالفین کی طرف سے حکومت کے ایجنٹ کی چالوں کو ناکام بنانے کے لیے اپنی برارت کا ثبوت پیش کیا گیا ہے۔ اس کے برعکس ہم نے غلام قادیانی اور قادیانیت کو خود اس کے اپنے حوالوں سے نہ صرف انگریز کا مداح بلکہ پروردہ، آلۂ کار اور ایجنٹ ثابت کیا ہے جسے "الفرقان" کا برخود غلط مدیر مدح پر محمول کر کے اپنے آقا اور اپنی امت کے انگریزی استعمار کی تخلیق ہونے پر پردہ ڈالنا چاہتا ہے ـــــ اور انگریز کے لیے اس کی گراں قدر خدمات کو چھپانا چاہتا ہے اس سلسلہ میں ہمارا اس موضوع پر مفصل مضمون تو اگلے شمارہ میں آئے گا اس وقت صرف ایک حوالہ پیش خدمت ہے، جس میں "الفرقان" کے کج دل، کج دماغ اور کج فہم مدیر کے اعتذار اور فرار کے برعکس واضح طور پر انگریزی سرکار کی ذلہ خواری اور کاسہ لیسی کی گئی ہے اور متنبی قادیان انگریز کی اس خدمت میں اس حد تک آگے بڑھ گیا ہے کہ وہ اپنے ہی وطن کے سپوتوں اور اپنے ہی قوم کے جیالوں کے خلاف جاسوسی ایسے فعل قبیح سے بھی گریز نہیں کرتا جس کی بنا پر نواب صدیق حسن خاں رحمۃ اللہ علیہ ایسے حریت پسندوں اور مجاہدوں کے سرپرست اور مربی کو تخت ریاست سے معزول ہونا اور انواع واقسام کے محن اور فتن کا شکار ہونا پڑا اور مجاہدین آزادی کو کمک پہنچانے اور ان کی سپلائی لائن کو برقرار رکھنے کے لیے انہیں مصلحۃً انگریز کی خیر خواہی کے کلمات کہنے پڑے اور یہ داستان ایک دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے جس کی صداقت سے کوئی صاحب علم انکار نہیں کر سکتا اور اسی طرح ہندوستان میں مسلمانوں کے وکیل حضرت مولانا محمد حسین

بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی ان بے گناہ اور معصوم لوگوں پر ہونے والے منظالم کو روکنے کے لیے انگریزی حکومت کو اطمینان دلانے کی ضرورت پیش آئی جن کی رپٹ غلام قادیان ایسے انگریزی ایجنٹ اور مسلم کش ملت دشمن افراد تھانوں میں جا جاکر لکھوا تے تھے چنانچہ اس کا ثبوت ہماری زبان سے نہیں اپنے آقا کی زبان سے سنیئے۔ غلام ہندی ولائتی آقاؤں کی خدمتِ اقدس میں گزارش پذیر ہے:۔

"چونکہ قرین مصلحت ہے کہ سرکار انگریزی کی خیر خواہی کے لیے ایسے نافہم مسلمانوں کے نام بھی نقشہ جات میں درج کیے جائیں جو درپردہ اپنے دلوں میں برٹش انڈیا کو دار الحرب قرار دیتے ہیں .... لہذا یہ نقشہ اسی غرض کے لیے تجویز کیا گیا کہ تا اس میں ان ناحق شناس لوگوں کے نام محفوظ رہیں جو اسی باغیانہ سرشت کے آدمی ہیں۔ اگرچہ گورنمنٹ کی خوش قسمتی سے برٹش انڈیا میں ایسے لوگ معلوم ہو سکتے ہیں جن کے نہایت مخفی ارادے گورنمنٹ کے برخلاف ہیں اس لیے ہم نے اپنی محسن گورنمنٹ کی پولٹیکل خیر خواہی کی نیت سے اس مبارک تقریب پر یہ چاہا کہ جہاں تک ممکن ہو ان شریر لوگوں کے نام ضبط کیے جائیں جو اپنے عقیدے سے اپنی منشا نہ حالتیں ثابت کرتے ہیں .... اور ہم امید رکھتے ہیں کہ ہماری گورنمنٹ حکیم مزاج بھی ان نقشوں کو ایک ملکی راز کی طرح اپنے کسی دفتر میں محفوظ رکھے گی۔ ایسے لوگوں کے نام مع پتہ و نشان یہ ہیں۔"[1]

اللہ دتا مرزائی صاحب! تبلایئے اب بھی غلام قادیانی کے غلام انگریز ہونے اور مرزائیت کے انگریزی استعمار کے خود کاشتہ پودا اور کفر کی کاسہ لیسی میں کوئی شبہ ہے؟ اور اگر ابھی تک کچھ تشکوک و تشبہات باقی ہیں تو ہمیں اطلاع دیں۔ ہم آئندہ شمارہ میں آپ کی پوری تشفی کر دیں گے۔ یہ الگ بات ہے کہ ہم ویسے ہی ان کی تشفی و تسلی

---

[1] مرزا غلام احمد قادیانی کا عریضہ بعنوان "قابل توجہ گورنمنٹ" مندرجہ تبلیغ رسالت ج ۵ ص ۱۱

کے لیے نیو رکھ چکے ہیں تاکہ شاید اس سے کچھ حق کی متلاشی روحیں شقاوت ازلی سے بچ کر سعادتِ ابدی کو حاصل کر سکیں۔

آخر میں اس لطیفہ کا ذکر بے جا نہیں ہو گا کہ مرزائی پرچہ "الفرقان" ربوہ پر —— "ترجمان الحدیث" کی گرفتوں سے اس قدر بوکھلاہٹ طاری ہے اور مرزائیت کا بزدل برخود غلط "خالد"[1] اس قدر حواس باختہ ہے کہ اپنے اس پرچہ میں تقریباً دس مرتبہ ترجمان کا ذکر کرتا ہے لیکن ماسوا ایک مرتبہ کے ہر دفعہ "ترجمان" کا نام تک غلط لکھتا ہے اور اسے پرچہ کے ہر ہر صفحہ پر اور پرچے کے سرورق پر اتنے موٹے اور جلی قلم سے لکھا ہوا نام تک پڑھنا نہیں آیا متنبی قادیان کی امت کے مقابلہ میں متنبی عرب کے اس شعر کو نقل کرنے کو کس قدر دل چاہتا ہے۔

انا صخرۃ الوادی اذا ما زوحمت
واذا نطقت فاننی الجوزاء

نوٹ

مدیر اعلیٰ نے نومبر اور جنوری کے جن شماروں میں مرزائیت پر خاص مضامین لکھے تھے۔ احباب ان کا مسلسل تقاضا کر رہے ہیں ان کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ اب ان میں کوئی پرچہ دفتر میں موجود نہیں۔

(ادارہ)

---

[1] یاد رہے کہ اللہ دتا مرزائی مدیر "الفرقان" کو مرزائیت کے خلیفہ ثانی اور مرزا غلام احمد کے فرزند مرزا محمود احمد نے "خالدِ احمدیت" کا لقب عطا کر رکھا ہے حالانکہ گیدڑ کو اگر شیر کی کھال پہنا دی جائے تو وہ شیر نہیں بن جاتا اور یہاں تو۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک کا معاملہ بھی ہے۔